دین میں جبر واکراہ

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾(البَقَرَة : 256)

''دین میں جبر واکراہ نہیں۔حق، باطل سے واضح ہو چکا ہے، لہٰذا جس نے طاغوت کے ساتھ کفر کیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، اس نے ایک مضبوط کڑے کوتھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے نہیں پائے گا۔اللہ تعالیٰ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔''

① رشد سے مراد اسلام اور غی سے مراد کفر ہے۔جو شخص شرک وکفر سے برأت کا اعلان نہ کرے اور ان کے باطل ہونے کا عقیدہ نہ رکھے، دوسرے لفظوں میں طاغوت کے ساتھ کفر نہ کرے، اس کا ایمان معتبر اور صحیح نہیں۔

② جو اللہ کے معبود برحق ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور شریعت پر کامل ایمان رکھتا ہے، پیغمبر اسلام کی اطاعت بجالاتا ہے، اس کو مومن کہتے ہیں۔عروہ وثقی سے مراد لا الہ الا اللہ کا اقرار ہے۔جس نے اسے صدق دل کے ساتھ شروط وموانع کا لحاظ رکھتے ہوئے تھام لیا، اس نے ایک مضبوط کڑے کوتھام لیا، جو اسے جنت میں لے جائے گا۔یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے، جسے توحید، اطاعت الٰہی اور اتباع شریعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

③ کسی کو اسلام میں داخل ہونے کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

④ البتہ جو شخص بخوشی اسلام قبول کر لے، وہ بعد میں اگر اسلام چھوڑتا ہے، تو اس کی سزا قتل ہے۔ اس کا جبر و اکراہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اسلام اسے غداری تصور کرتا ہے، جس کی سزا متعین کر دیگئی ہے۔

⑤ اسلام کو چھوڑنے پر قتل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام میں کچھ بھی ناپسندیدہ نہیں، اسلام سارے کا سارا محبوب ہے۔ اس کے مقابلہ میں شرک و کفر برا اور ناپسندیدہ ہے۔ ہر سلیم الفطرت حق و باطل میں فرق کر سکتا ہے۔ پھر یقیناً جو بھی اسلام سے پھرے گا، اس کی سزا قتل بجا ہے۔

⑥ یہ آیت چونکہ اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے، جب کسی بھی شخص کو اسلام پر مجبور نہیں کیا جا سکتا، تو یقیناً اہل کتاب کو بھی مجبور نہیں کیا جا سکتا، البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ مملکت اسلامیہ میں جزیہ دے کر رہیں گے۔ ان سے لڑائی نہیں کی جائے گی اور نہ انہیں قتل کیا جائے گا۔

⑦ بعض اہل علم کے مطابق یہ آیت آیات جہاد سے منسوخ ہے، لیکن یہ کمزور موقف ہے۔

❀❀❀❀❀❀